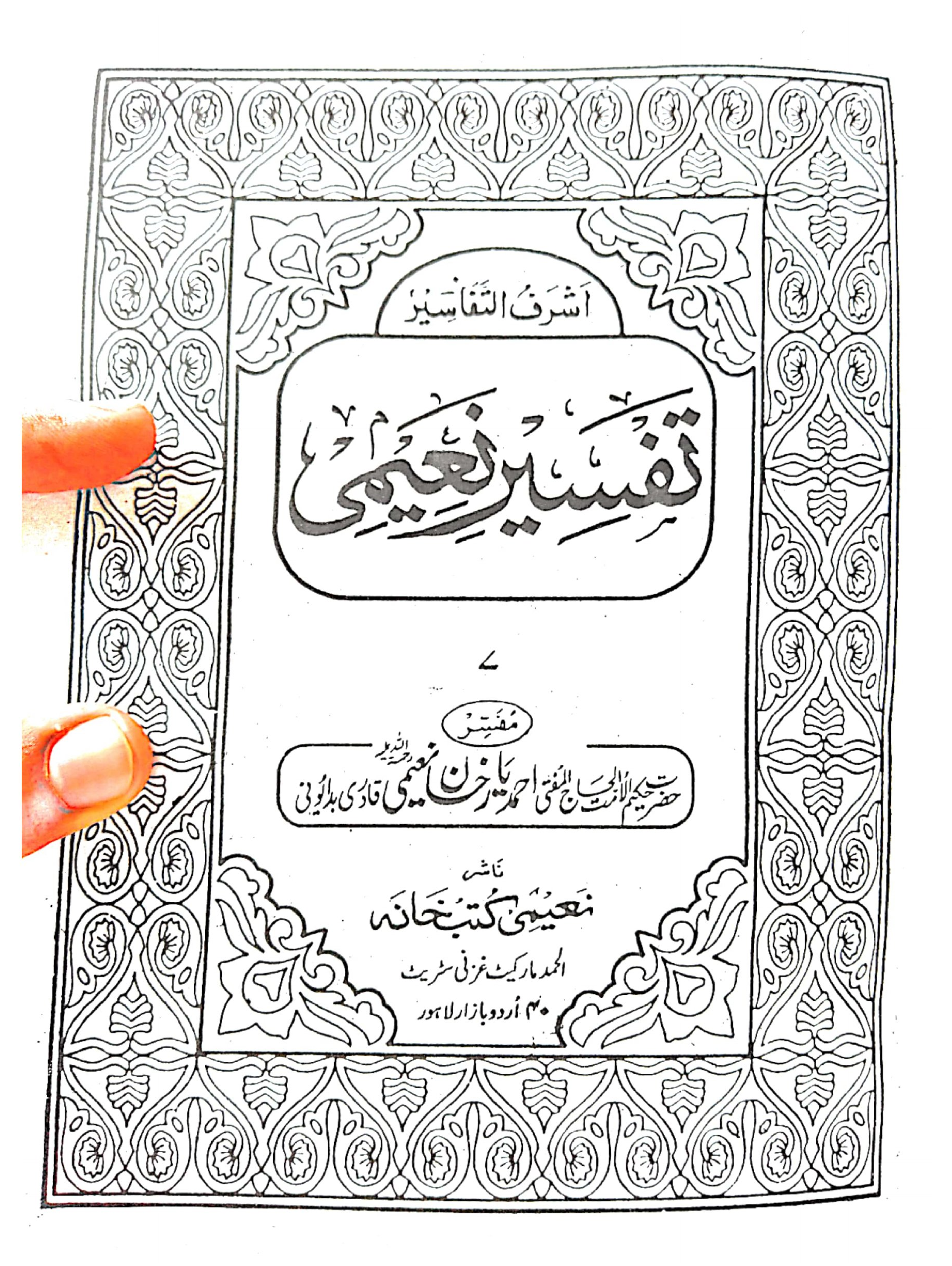


اشرف التفاسیر
تفسیر نعیمی
۷
مفسّر
حضرت حکیم الامت الحاج المفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ قادری بدایونی
ناشر
نعیمی کتب خانہ
الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ
۴۰ اردو بازار لاہور

لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۙ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ (الطارق: ۱۴) قرآن مجید کھیل کود نہیں وہ تو فیصلہ کن کلام ہی ہے ورنہ خود قرآن کریم میں ہے: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل: ۸۲) اور اسی میں ہے: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (النساء: ۱۷۴) اور اسی میں ہے: هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (بقرہ: ۲) اسی میں ہے: يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (یٰس) وغیرہ۔ ان آیات سے پتہ لگا کر قرآن کریم شفا ہے، نور ہے، ہدایت ہے، حکمت وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ یہ قرآن بھی ہے یعنی تمام بچھڑوں کو ملانے والا، فرقان بھی ہے یعنی کھرے کھوٹے میں فرق کرنے والا۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد ہوا: اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (کہف: ۱۱۰) میں تم جیسا بشر ہی ہوں وہاں بھی حصر حقیقی نہیں یہ معنی کہ مجھ میں بشریت کے سواء کوئی وصف نہیں نہ میں نبی ہوں نہ رسول ہوں نہ شفیع ہوں نہ رحمت ہوں بلکہ مطلب یہ ہے کہ نہ میں خدا ہوں نہ خدا کا جز ہوں نہ خدا کا بیٹا وغیرہ بلکہ تمہاری طرح خالص بشر ہوں جس میں الوہیت کا شائبہ بھی نہیں۔ لہٰذا آیت واضح ہے۔

چوتھا اعتراض: یہاں ارشاد ہوا کہ قرآن مجید عالمین کے لئے نصیحت ہے عالمین میں تو بے جان بے عقل چیزیں بھی ہیں ان کے لئے نصیحت کیسے ہے، قرآن مجید کنکروں پتھروں کو نصیحت کیسے کرتا ہے۔ **جواب:** قرآن کریم فرماتا ہے کہ ہر چیز میں شعور ہے ہر چیز اللہ کا ذکر کرتی ہے: وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (بنی اسرائیل: ۴۴) جب ہر چیز ذاکر شاغل تسبیح خواں ہے یقیناً ہر چیز نے یہ ذکر تسبیح قرآن کریم سے حاصل کی ہے۔ بعض بزرگوں کی تلاوت سے جانور روئے۔ در و دیوار کو وجد آ گئے یہ چیزیں ہمارے لئے غیب ہیں مگر ہیں برحق، نیز جیسا بندہ ویسا اس پر حکم، ناپاک عورت ناسمجھ، نابالغ پر نماز فرض نہیں، غریب پر زکوٰۃ نہیں، نادار پر حج نہیں اسی طرح از عرش تا فرش ہر مخلوق پر قرآنی احکام ان کی شان کے لائق جاری۔ فرشتے حضور کے گھر میں بغیر اجازت نہیں آتے: لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِیِّ (الاحزاب: ۵۳) پر عمل ہے۔ چاند اشارے سے پھٹ گیا۔ سورج حکم سے لوٹا بادل اشارہ سے آیا برسا اشارہ سے واپس گیا یہ سب اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (النساء: ۵۹) پر عمل ہے۔ آج بھی جانور حضور کے روضہ کا ادب کرتے ہیں کتے اس طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے، یہ سب وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (الفتح: ۹) پر عمل ہے، فرشتے صحابہ کی مدد کے لئے غزوات میں شریک ہوئے یہ ہے تُوَقِّرُوْهُ پر عمل۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

ہر گیاہے کہ از زمین روید[1] وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

کل قیامت میں مؤذن کے ایمان کی گواہی ہر وہ ذرہ دے گا جو اس کی اذان سنا کرتا تھا۔ لہٰذا یہ فرمان بالکل درست ہے۔

پانچواں اعتراض: حضور انور سے یہ اعلان کیوں کرایا گیا کہ ہم اس تبلیغ پر تم سے اجرت نہیں مانگتے، کیا تبلیغ پر اجرت بری ہے اگر بری ہے تو خلفاء راشدین نے خلافت پر تنخواہیں کیوں لیں اور تا قیامت علماء تبلیغ تدریس اور وعظ پر تنخواہیں کیوں لیتے ہیں۔ **جواب:** تبلیغ پر اجرت لینا برا نہیں مگر حضور انور کی شان اس سے وراء ہے چند وجوہ سے: ایک یہ کہ حضور انور مظہر ذات الٰہی ہیں اور رب تعالیٰ اپنی ربوبیت پر ہم سے اجرت نہیں مانگتا۔ تمام نعمتیں بغیر معاوضہ دیتا ہے تو حضور بھی اپنی

[1] گھاس کا ہر تنکا جو زمین سے اگتا ہے۔ وحدہٗ لاشریک لہ کہتا ہے۔

سارے انسان ایک دوسرے کے حق ادا کرو سمجھو کہ ہم ایک باپ ایک ماں کی اولاد ہیں۔ انشا بنا ہے انشاء سے جس کا مادہ نشوٌ ہے بمعنی پیدائش۔ کہا جاتا ہے نشو ونما یعنی پیدا ہونا بڑھنا۔ انشاء کے معنی ہیں پیدا کرنا منشی پیدا کرنے والا امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قصیدہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ

کُمْ میں خطاب صرف انسانوں سے ہے مومن ہوں یا کافر، اس خطاب میں جنات اور فرشتے داخل نہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے، نفس کے بہت معانی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں یہاں بمعنی جان یا بمعنی ذات ہے نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ سے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام مراد ہیں کہ تمام انسان انہی کی اولاد ہیں۔ **خیال رہے**: کہ حضرت حواء کی پیدائش بھی آدم علیہ السلام سے ہے کہ ان کی ایک پسلی سے آپ پیدا کی گئیں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جناب مریم کے فرزند ہیں اور حضرت مریم بھی آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، بعد ازاں ان کی پیدائش بھی حضرت آدم سے ہے اس لئے یہ آیت بالکل واضح ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت حواء کی ولادت آدم علیہ السلام سے نہیں نہ آپ ان کی بیٹی ہیں بلکہ ان کی پیدائش آدم علیہ السلام سے ہے۔ پیدائش اور ولادت میں بڑا فرق ہے، اس لئے کہا جاتا ہے کہ آدم علیہ السلام تمام مردوں کے والد ہیں، تمام عورتوں کے والد نہیں کیونکہ حضرت حواء کے والد نہیں بلکہ ان کے خاوند ہیں۔ تمام انسانوں کا ایک ذات سے پیدا فرمانا اللہ کی قدرت کی بھی دلیل ہے کہ ایک ذات سے اتنی بڑی مخلوق پیدا کر دی۔ نیز ایک درخت میں ایک ہی قسم کے پھل لگتے ہیں آم کے درخت میں کیلا نہیں لگتا ہر شاخ ہر گدے میں آم ہی ہوتے ہیں۔ مگر انسان میں رب نے یہ کمال دکھایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ایک ہیں مگر ان کی اولاد مومن بھی ہے کافر بھی مشرک بھی منافق بھی۔ پھر مومنوں میں اولیاء بھی ہیں، انبیاء بھی اور حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ گویا ایک درخت میں ایسے مختلف پھل لگا دینا کہ اسی میں فرعون ہے، اسی میں موسیٰ علیہ السلام، اسی میں ابوجہل ہے، اسی میں حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ یہ کمال قدرت ہے اور اس کی رحمت کی بھی دلیل ہے کہ سارے انسان اس رشتہ سے بھائی بھائی ہیں، ان میں بھائیوں والی الفت ومحبت ہونی چاہیے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

۱؎ بنی آدم اعضاء یک دیگر اند — کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

۲؎ چو عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضوہا را نماند قرار


۳؎ تو کز محنت دیگراں بے غمی — نہ شاید کہ نامت نہند آدمی

یہ بھی **خیال رہے**: کہ یہاں جسم کی پیدائش کا ذکر ہے تمام انسانوں کے جسم حضرت آدم سے ہیں روح انسانی کی اصل آدم علیہ السلام نہیں، آدم علیہ السلام ابو البشر ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابو الارواح، جیسا کہ تفسیر صوفیانہ میں ان شاء اللہ عرض کیا جائے گا۔ **فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ** اس عبارت کی دو قرأتیں ہیں مُسْتَقِرٌّ قاف کے کسرہ سے اور مُسْتَوْدِعٌ دال کے کسرہ سے اسم فاعل کا

۱؎ بنی آدم ایک ہی جسم کے مختلف اعضا ہیں۔ کیونکہ اپنی پیدائش میں ایک جوہر سے ہیں۔

۲؎ جب کسی ایک عضو میں درد ہوتا ہے۔ باقی تمام اعضاء کو قرار نہیں رہتا۔

۳؎ تجھے کہ دوسروں کی تکلیف کی پرواہ نہیں ہے۔ اس لائق نہیں کہ تیرا نام آدمی رکھیں۔ (گلستان باب ۱، حکایت ۹)


قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین
نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
المعروف
حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
استاذ العلماء
حضرت علامہ پیر محمد منور شاہ مدظلہ العالی
بتعاون: ادارہ قمر الاسلام یو کے
کرم پبلی کیشنز مصطفیٰ آباد لاہور ۱۵

اختلاف ہے تو اتنا ہے کہ بشر تو تھے لیکن ایسے نہیں جیسے کافر سمجھتے تھے کہ اس میں اور ہم میں کیا فرق ہے۔ اگر صورت کے اعتبار سے تمام انسان ایک جیسے ہوتے تو ابو جہل اور حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں کیا فرق تھا۔


گر بصورت آدمی یکساں بودے
احمد و بوجہل ہم یکساں بودے

اگرچہ آپ سراپا نور ہیں کہ آپ کا نور ہونا فطرت کے عین مطابق ہے اور ارشادات نبوی ﷺ اس پر گواہ ہیں کہ آپ نے اپنی ذات کی طرف نور ہونے کی نسبت کو بیان فرمایا۔ **اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ** وغیرھم جیسی بے شمار احادیث موجود ہیں۔ اس کے باوصف وہ مستجاب الدعوات شخصیت جو دعا مانگ رہی ہے۔ وہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّفِیْ تَحْتِیْ نُوْرًا وَّفِیْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّفِیْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا فِیْ نُوْر

یعنی اے اللہ تعالیٰ تو میرے قلب میں نور پیدا کر دے' تو میرے آنکھ میں نور بھر دے' تو میرے کانوں میں نور سما دے' میرے اوپر بھی نور ہو' میرے نیچے بھی نور ہو اور میرے دائیں بھی نور ہو' میرے منہ میں بھی نور ہو اور میرے پیچھے بھی نور ہو۔ بلکہ مجھے نور ہی نور بنا دے۔

ان دعائیہ کلمات کے بعد اگر کوئی یہ کہے ہو سکتا ہے کہ آپ کی دعا منظوری ہی نہ ہوئی ہو۔ تو ایسی فکر رکھنے والا احمقوں کی دنیا میں بستا ہے۔


اسرارُ المشتاق
منظوم کلام
حضرت پیر سید غلام معین الدین گیلانی
باجازت
حضرت پیر سید شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ گولڑہ شریف

بشر شانِ ربّ العلیٰ بن کے آیا
وہ کیا تھا وہ کیا ہے وہ کیا بن کے آیا

بشر کہنے والوں کو دھوکہ ہوا ہے
مجسّم وہ نورِ خدا بن کے آیا

کیا رنگ ہستی کو بے رنگ جس نے
وہی اِک حقیقت نما بن کے آیا

ہر اک رنگ میں اپنی رنگت دکھا کر
زمانے میں بہروپیا بن کے آیا

بڑے غور سے دیکھنے والوں نے دیکھا
ہر اک رنگ میں حق نما بن کے آیا

وہ میری تری دستگیری کی خاطر
میرا غوث غوث الوریٰ بن کے آیا

اسی دَر سے ملتی ہے خیرات سب کو
جو ہم سب کا حاجت روا بن کے آیا

یہ مُشتاق سارا انہیں کا کرم ہے
جو رحمت کی کالی گھٹا بن کے آیا



میرا دل اور میری جان مدینے والے
تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے

تیرے دربار کی وہ شان مدینے والے
ہیں ملائک تیرے دربان مدینے والے

مدح خواں ہے تیرا رحمان مدینے والے
تجھ پہ نازل ہوا قرآن مدینے والے

تیرے در کے جو ہیں دربان مدینے والے
وہ حقیقت میں ہیں سلطان مدینے والے

تیرے دربار سے ملتی ہے ہر اک دکھ کی دَوا
تُو ہے ہر دَرد کا درمان مدینے والے

ہے وہ محفوظ دو عالم میں ہر اِک آفت سے
تُو ہوا جس کا نگہبان مدینے والے


تیرے چہرے کی چمک دیکھ کے معراج کی شب
انبیاء ہو گئے حیران مدینے والے

صبح تک شام سے اور صبح سے لے کر تا شام
صدقے جاؤں تیرے ہر آن مدینے والے

عُمر ساری میری گزری ہے گنہگاری میں
مری بخشش کا ہو سامان مدینے والے

قابلِ عفو بھی ہے قابلِ بخشش بھی ہے
تیرا مُشتاق پریشان مدینے والے

آرزو ہے یہی مُشتاق کی بس حشر کے دن
ہاتھ میں ہو ترا دامان مدینے والے



قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام برکت التیام کتاب مستطاب لاجواب نور دیدۂ اولی الالباب

مسمّٰی بہ

فیصلہ شریعت


(از تصنیف لطیف و تالیف منیف)

جناب مولانا مولوی محمد امام بخش صاحب فریدی مدظلہم العالی

(باہتمام سعادت انجام مولوی کمال الدین سنی حنفی چشتی عفی عنہ ڈیروی)

مقبول عام پریس لاہور میں باہتمام مولوی نواب الدین منیجر چھپی

نبوت کی دو منافی صفتوں میں سے صفت بشریت پر مقصور ہے یعنی بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
ان دونوں دعووں کی اس پاک کلام قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ میں تردید مدعا کی قلب کے ساتھ
کی ہے کیونکہ فرمایا ہے۔ کیوں کہ فرمایا ہے کہہ دے یا رسول اللہ بجز اس کے نہیں کہ میں بشر ہوں
مثل تمہارے وحی کی جاتی ہے طرف میرے پہلے دعوے کی تردید یوں ہوئی کہ بشریت اور
رسالت یہ دو صفتیں آپس میں منافی نہیں ایک موصوف میں جمع ہو سکتی ہیں ان کے پہلے دعویٰ
کی تردید بطریق قلب مدعا ثابت ہوئی یوں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم صورت بشری
میں ظاہراً کافروں کے ہمشکل تھے۔ اس واسطے بشر ہونے کو تسلیم کر لیا۔ اور دوسرے دعوے
کی تردید یوں بیان فرمائی کہ بجائے کلمہ ما الا کے کلمہ انما کا جو ما الا کے معنے کو ادا کرتا ہے لایا جس
کا قانون یہ ہے کہ قصر کلمہ انما کے بعد کے کلام کی جزو اخیر پر ہوتی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ میں درحقیقت
رسالت پر مقصور ہوں۔ یعنی بندہ ہوں بشریت حقیقی مجھ میں نہیں اب دوسرے دعوے کی بھی تردید
بطریق قلب مدعا کے ہوگئی یعنی کافر کہتے تھے کہ تم بشریت پر مقصور ہو رسالت تم میں نہیں
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میں رسالت پر مقصور ہوں حقیقی بشریت مجھ
میں نہیں تمام جواب کا حاصل یہ ہے کہ میں شکل بشری میں تمہارے برابر ہوں لیکن فقط
رسول ہوں یہ تفسیر اللہ تعالیٰ کے قول وما محمد الا رسول کے موافق ہے گویا وما محمد الا رسول۔
قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ کی تفسیر کر رہا ہے کیونکہ قرآن شریف کی تفسیر یا خود قرآن شریف کرتا
ہے یا حدیث شریف اور یہ تفسیر اس تفسیر کے بھی موافق ہے جو تفسیر خازن اور معالم التنزیل میں اسی آیۃ
کی تفسیر بیان کی ہے وہ یہ ہے۔ قولہ تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم۔ قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما علم اللہ تعالیٰ رسولہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم التواضع لئلا یزھی علی الخلقۃ فامرہ ان یقر
فیقول انا آدمی مثلکم الا انی خصصت بالوحی واکرمنی اللہ بہ وھو قولہ تعالیٰ یوحیٰ الیّ۔
یعنی کہا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تواضع کی تعلیم دی ہے تاکہ بسبب نور ہونے کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق

اعلیحضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کی مکمل سوانح حیات
اعلیٰ حضرت
اعلیٰ سیرت
تالیف
محمد رضا الحسن قادری
ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون و رضی اللّٰہ عنہ و صلی اللّٰہ تعالیٰ
علیہ وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ وبارك وسلم

دوسرے روز ہفتہ کے دن غسل شریف دیا گیا' جس میں علمائے عظام' سادات کرام اور حفاظ عالی مقام شریک تھے۔ ہر بات مطابق سنت و موافق ارشاد حضور ہوئی۔ سید اظہر علی صاحب نے قبر مبارک کھودی۔ حسب وصیت صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی نے غسل دیا اور حافظ امیر حسن مراد آبادی نے مدد دی۔ سید سلیمان اشرف بہاری' مولانا محمد رضا خاں' مولانا حسنین رضا خاں' سید محمود جان' سید ممتاز علی و دیگر حضرات پانی دینے میں مصروف تھے۔ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علاوہ دیگر خدمات غسل کے وصیت نامہ کی دعائیں بھی یاد کراتے رہے۔ حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان نے پیشانی اقدس پر کافور لگایا۔ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے کفن شریف پہنایا۔ اطراف و جوانب حتیٰ کہ پیلی بھیت' مراد آباد' رام پور تک بہت مخلصین کو تار دیئے گئے۔ جس جس مسلمان کو خبر ہوئی غم کا کوہ گراں اس کے دل پر ٹوٹ پڑا اور کیوں نہ ہو کہ آج وہ خورشید جہاں تاب مصطفائی افق قرب میں غائب ہوا' جس کی پیاری روشنی سے اہل سنت کے دل منور' آنکھیں روشن' جگر ٹھنڈے اور جانیں سیراب تھیں۔ جس کے روئے منور میں ایمان کو جمال بغداد کے جلوے ملتے تھے۔ جس کے چہرۂ انور میں حسن مصطفیٰ ﷺ کی جھلک نظر آتی تھی۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا)

جنازے کا روح پرور منظر

اللہ اکبر! یارسول اللہ! یاغوث الوریٰ! کے نعروں سے گلی کوچے گونج رہے تھے یہ کرامت جلیلہ آنکھوں سے دیکھی گئی کہ کل جو لوگ اس رہنمائے دین کی مخالفت پر کمربستہ تھے' آج اس نائب مصطفیٰ ﷺ کے حضور نیاز خم کیے ہوئے ہیں۔ وہابی' رافضی' نیچری بکثرت شریک تھے۔ کندھا دینے کی بھرپور ناکام کوششیں ہوئیں۔ جب میسر نہ ہوا تو اپنی ٹوپی ہی جنازہ شریف سے مس کر کے چومتے اور سر پر رکھتے (الفضلُ



Scanned with CamScanner

انہیں محض بدنام کرنے اور انگریز کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لیے کی جو نہایت مضحکہ خیز توجیہ ہے جسے کوئی ذی عقل سلیم ماننے کو تو کجا سننے کے لیے بھی تیار نہیں۔ یعنی لاہوری صاحب بھی بجائے معذرت کرنے اور اپنے پیش رَو کو واپس لانے کی بجائے ان کی قصیدہ خوانی کر کے ان کے کیے کو چھپانا چاہتے ہیں جس کے لیے ہم اتنا کہنا کافی سمجھیں گے کہ آپ کے سامنے "ایک نابغہ روزگار شخصیت" کی عزت کا مسئلہ ہے اور ہمارے لیے کائنات عالم کی سب سے بڑی ہستی کی عظمت کا مسئلہ ہے جو بعد از خدا بزرگ توئی کی شان کے مالک ہیں۔ اس لیے آپ کو سمجھ نہیں آتی تو آپ کی قسمت ہے ہم نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے ہم اسی پر مطمئن ہیں آپ کو اس میں اطمینان ہے تو آپ کو وہی مبارک ہو۔

بناوٹی اظہارِ افسوس:

فرماتے ہیں کہ: "ہمارے مخالفین جو کل تک اپنا مسلک ظاہر کرنے سے ڈرتے تھے آج کس طرح دندنا رہے ہیں۔ (کوشش، صفحہ ۲۴)


اقول: ان مخالفین کو ہماری جوابی کارروائیوں سے تو بہت دکھ ہے البتہ تحقیقات کے منظرِ عام پر آنے کے بعد ان میں عید جیسی کیفیتیں ہیں۔ خصوصاً جب سے انہوں نے تحقیقات صفحہ ۴۸، طبع اوّل میں حضور سید عالم ﷺ کے حق میں یہ گھناؤنے الفاظ لکھے دیکھے ہیں کہ "ضروری تھا کہ ایک ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہمارے لیے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے"

وہ خوشیوں سے پھولے نہیں سمارہے جو اپنے گھروں ہی میں نہیں نیٹ پر بھی چھلانگیں لگا رہے ہیں۔ الغرض اس کے ذمہ دار بھی تم ہو ہم غریبوں نے تو صرف اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی ثناخوانی کا جرم کیا ہے۔ یعنی جسے ہمارا جرم کہہ رہے ہو وہ صرف یہی ہے

پس یہ جرم ہے اگر تو بار بار کریں گے۔

ذاتی کیفیت کا بیان: فرماتے ہیں کہ: "لیکن ایک ہم ہیں کہ آنکھ بند کر کے اپنے



تحقیقات
العلماء الکرام والائمۃ الاعلام
فی نبوۃ سید الانام علیہ الصلاۃ والسلام
فی عالمی الارواح والاجسام
مصنف
اشرف العلماء شیخ الحدیث
علامہ محمد اشرف سیالوی زید مجدہ العالی
جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام یونیورسٹی روڈ سرگودہا

کیوجہ سے ان کی طرف کسی فرشتہ کو نبی اور رسول بنا کر نہیں بھیجا جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا یعنی اے کفار! تمہارا یہ مطالبہ بے جا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری ہدایت اور اصلاح مقصود ہوتی تو کسی فرشتے کو ہمارے پاس نبی اور رسول بنا کر بھیجتا۔ ضروری تھا کہ ایک ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہمارے لیے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے لہذا زمین میں فرشتے موجود ہوتے اور ان کی ہدایت اور اصلاح مقصود ہوتی تو ہم ان کی طرف فرشتے رسول بنا کر بھیجتے قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا لیکن چونکہ تم اہل زمین انسان ہو جن کی رشد و ہدایت کا بندوبست مقصود ہے تو اس صورت میں اگر ہم کسی فرشتہ کو بھی نبی اور رسول بنائیں گے تو اسے بشر اور مرد بنا کر ہی بھیجیں گے۔ کیا دیکھتے نہیں ہو کہ جب انبیاء علیہم السلام کی باطنی قوت اور روحانی استعداد و صلاحیت اپنے معراج کمال کو پہنچ جاتی ہے اور ان کی طبیعت اور فطرت میں استعداد اور روشن اور مستنیر ہونے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ انکی فطری استعداد کا زیتون آگ لگائے بغیر جل اٹھے اور روشن ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف ملائکہ کو مبعوث فرماتا ہے اور ان میں سے جو اعلیٰ درجہ کی استعداد باطنی اور روحانی صلاحیت کے مالک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ براہِ راست اور بلا واسطہ کلام فرماتا ہے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ میقات میں سرِ طور اور محمد کریم ﷺ کے ساتھ شب معراج کو لا مکان میں کلام فرمایا"

بیضاوی علیہ الرحمہ نے یہاں پر وارد ہونے والے ایک سوال کا اجمالی طور پر جواب دیا تھا اور علامہ سید محمود آلوسی نے روح المعانی میں اور فاضل سیالکوٹی مولانا عبدالحکیم صاحب نے بیضاوی شریف کے حاشیہ میں اس سوال و جواب کو مفصل طور پر بیان فرمایا ہے۔

سوال:

خلیفہ اور نائب کی ضرورت تین صورتوں میں ہوتی ہے یا اصل غائب ہو، یا وہ اکیلے


جاء الحق
وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا
حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
قادری پبلشرز لاہور

(۴) خود پروردگار عالم نے قرآن کریم میں حضور علیہ السلام کو یا محمد یا اخا مومنین کہہ کر نہ پکارا بلکہ یا ایھا النبی یا ایھا الرسول یا ایھا المزمل یا ایھا المدثر وغیرہ وغیرہ پیارے القاب سے پکارا حالانکہ وہ رب ہے تو ہم غلاموں کو کیا حق ہے کہ ان کو بشر یا بھائی کہہ کر پکاریں۔

(۵) قرآن کریم نے کفار مکہ کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ وہ انبیاء کو بشر کہتے تھے۔

قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ٥ (ص:۷۶) کافر بولے نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بشر اگر تم نے اپنے جیسے بشر کی پیروی کی تو تم نقصان والے ہو۔

اس قسم کی بہت سی آیات ہیں اسی طرح مساوات بتانا یا انبیاءِ کرام کی شان گھٹانا طریقہ ابلیس ہے کہ اس نے کہا:

خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ. (ص:۷۶) خدایا تو نے مجھے آگ سے اور ان کو مٹی سے پیدا فرمایا۔

مطلب یہ کہ میں ان سے افضل ہوں۔ اسی طرح اب یہ کہنا کہ ہم میں اور پیغمبروں میں کیا فرق ہے۔ ہم بھی بشر وہ بھی بشر بلکہ ہم زندہ وہ مردے یہ سب ابلیسی کلام ہے۔

دوسرا باب


مسئلہ بشریت پر اعتراضات کے بیان میں

(۱) قرآن فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ. (الکھف:۱۱۰) اے محبوب فرمادو کہ میں تم جیسا بشر ہوں۔

اس آیت قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ حضور بھی ہماری طرح بشر ہیں اگر نہیں ہیں تو آیت معاذ اللہ جھوٹی ہو جائے گی۔

جواب: اس آیت میں چند طرح غور کرنا لازم ہے ایک یہ کہ فرمایا گیا ہے قل اے محبوب آپ فرمادو۔ تو یہ کلمہ فرمانے کی صرف حضور علیہ السلام کو اجازت ہے کہ آپ بطور انکسار و تواضع فرمادیں یہ نہیں کہ قُوْلُوْا اِنَّمَا هُوَ بَشَرٌ مِّثْلُنَا اے لوگو تم کہا کرو کہ حضور علیہ السلام ہم جیسے بشر ہیں۔ بلکہ قُــــلْ میں اس جانب اشارہ ہے کہ بشر وغیرہ کلمات تم کہہ دو ہم تو نہیں کہیں گے۔ ہم تو فرمائیں گے: شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب:۴۶) ہم تو فرمائیں گے یٰٓاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ یٰٓاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ وغیرہ ہم تو آپ کی شان بڑھائیں گے آپ انکساراً یہ فرما سکتے ہیں۔ نیز اس آیت میں کفار سے خطاب ہے چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہٰذا فرمایا گیا کہ اے کفار تم مجھ سے گھبراؤ نہیں میں تمہاری جنس ہوں یعنی بشر ہوں۔ شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے۔ اس سے کفار کو اپنی طرف مائل کرنا مقصود ہے اگر دیوبندی بھی کفار میں سے ہی ہیں تو ان سے بھی یہ خطاب ہو سکتا ہے ہم مسلمانوں سے فرمایا گیا: اَیُّكُمْ مِثْلِیْ طوطے کے سامنے آئینہ رکھ کر اور خود آئینہ کے پیچھے کھڑے ہو کر بولتے ہیں تا کہ طوطا اپنا عکس آئینہ میں دیکھ کر سمجھے کہ یہ میرے جنس کی آواز ہے انبیائے کرام رب کا آئینہ ہیں آواز و زبان ان کی ہوتی ہے اور کلام رب کا۔ گفت من آئینه مثقول دوست۔ یہ عکس کا لحاظ ہے دوسرے اس طرح کہ مِثْلُكُمْ پر آیت ختم نہ ہوئی بلکہ آگے آرہا ہے یُوْحٰی اِلَیَّ یُوْحٰی اِلَیَّ کی قید ایسی ہے جیسے ہم کہیں کہ زید دیگر حیوانات کی طرح حیوان ہے مگر ناطق ہے تو ناطق کی قید نے زید اور دیگر حیوانات میں ذاتی فرق پیدا کر دیا کہ اس قید سے زید تو اشرف المخلوقات


قال اللہ تعالی النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم
العقائد الصحیحۃ
ترجمہ — از تصنیف
زبدۃ السالکین عمدۃ العارفین محی السنۃ ماحی البدعۃ ثانی الالف ثانی
حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ حاجی حافظ محمد حسن جان صاحب
مجددی نقشبندی فاروقی قدس اللہ سرہ

قال الله تعالیٰ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم

العقائد الصحیحۃ

ترجمہ ۔۔۔ از تصنیف

زبدۃ السالکین عمدۃ العارفین محی السنۃ ماحی البدعۃ ثانیٔ الالف ثانی
حضرت مولانا و مرشدنا خواجہ حاجی حافظ محمد حسن جان صاحب
مجددی نقشبندی فاروقی قدس اللہ سرہ

حسبِ حکم

عالی جناب حضرت بابرکت مولانا و مرشدنا آغا حاجی عبد الحمید جان صاحب
مجددی فاروقی نقشبندی مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ
ٹنڈہ سائیندا د ضلع حیدر آباد سندھ

الحاج کریم بخش جتوئی

AC-II/5 جیکب لائینز کمپلیکس ۔ کراچی

ان قلت لاحد ليس لك من
الدنيا الا ما تملكه وجاء احدٌ
واعطاه مالا كثيرًا فلا يعارض
ما حصل له قولك ليس لك
من الدنيا الا ما تملكه انتهى. و
من تلك المسائل مسئلة البشرية
لسيدنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال قوم من اطلق
البشرية على النبي صلى الله عليه
وسلم فقد كفر لان فى هذا
الاطلاق توهين للرسول ولكفار
كانوا يقولون انما انت بشر وقال
قوم هو بشر مثلنا لان الله تعالى
امره بقوله قل انما انا بشر مثلكم
ومنزلته عندنا بمنزلة الاخ
الاكبر وليت شعرى باى وجه سموه
الاخ الاكبر ان كان مرادهم بالاكبرية
التقدم فى الزمان فقط فابو لهب احق
باخوتهم لاتفاقهم معه فى تحقير النبي
صلى الله عليه وسلم وان كانت الاكبرية
بالرتبة والتقرب الى الله تعالى فاى
مناسبة لهم به صلى الله عليه وسلم وان
كان مرادهم اخوة الاسلام فما معنى الاكبر
فانما المؤمنون اخوة ووقعت طائفتان

کہتا ہے کہ اگر تم کسی سے یوں کہدو کہ تیرے پاس
تو صرف دنیا کی مال وہی ہے جس کے تم اب مالک
ہو۔ مگر کسی نے آ کر اسکے بعد اسے بہت مال دیدیا
تو اس واقعہ سے تمہارا وہ پہلا کہنا غلط نہ ہوگا
کہ تم صرف اتنے مال کے ہی مالک ہو جو اب تمہارے
پاس ہے (انتہی) متنازع فیہ مسائل میں سے ایک
مسئلہ بشریت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے
ایک جماعت کا قول ہے کہ جو شخص آپ پر بشر کا لفظ
استعمال کرتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے کیونکہ اسمیں حضور
علیہ السلام کی توہین ہوتی ہے کیونکہ کافر ہتک کرتے ہوئے
یہ لفظ کہا کرتے تھے کہ تم آخر بشر ہی ہو۔ ایک فریق کا قول
ہے کہ آپ ہمارے جیسے ہی بشر تھے کیونکہ آپکو خدا نے حکم
دیا ہے کہ آپ کہدیں کہ میں تو تمہارے جیسا ہی انسان ہوں
اور ہمارے نزدیک آپ کا مرتبہ بڑے بھائی کے برابر ہے
مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ کس وجہ سے ان لوگوں نے رسول
کو بڑا بھائی بنایا ہے کیونکہ اگر اس بڑائی سے مراد پہلے زمانہ
میں ہونا مراد ہے تو ابولہب کو زیادہ مستحق ہے کہ انکا بھائی
بن جائے کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کی توہین پہلے زمانہ میں
ان سے متفق ہو گیا ہے اور اگر بڑائی سے مراد مرتبہ کی بڑائی
ہے یا قرب الہی کی بڑائی مراد ہے تو ان کو حضور علیہ السلام سے
کوئی بھی تناسب حاصل نہیں ہے اور اگر ان کی مراد اسلامی
برادری ہے تو پھر بڑا بھائی کہنے سے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ
تمام مومنین چھوٹے بڑے یکساں بھائی ہیں۔ بہرحال یہ دونوں
فریق افراد و تفریط میں پڑے ہوئے ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ


وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اہلسنت عامۃ الناس کی اصلاح عقائد کیلئے رسالہ ہدایت
مسمّٰی بہ
انمول تحریر
المعروف
جواب المناوی
خلیفۂ مفتی اعظم عالم اسلام
حضرت علامہ مولینا مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی
دامت برکاتہم العالیہ
بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں
کراچی

نام کتاب : اتمام حجت

المعروف بہ : جواب الفتاویٰ

مصنف : مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی دامت برکاتہم العالیہ

باراول : فروری ۲۰۰۴ء بمطابق/ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ

کمپوزنگ/ٹائٹل : آل رحمٰن گرافکس

نگران طباعت : محمد عارف

قیمت : [redacted]/روپے

ناشر : بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

﴿ملنے کا پتہ﴾

۱۔ دارالعلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی محمد خلیل خان حیدرآباد۔فون:25802

۲۔ انجمن شمشیر مصطفیٰ ﷺ،شاہ فیصل کالونی نمبر1/1079،1 ریتا پلاٹ،فون:4589027

۳۔ محمد عارف S-2/562،ملیر سعود آباد۔

۴۔ محمد عارف خان L-283،سیکٹر 34/2،کورنگی 3،کراچی۔

بیرون ملک سے طلب فرمانے والے حضرات اس ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں

E-Mail: *bazmealahazrat@yahoo.com/bazme_alahazrat@hotmail.com*

﴿نوٹ﴾

بذریعہ ڈاک کتاب منگوانے کیلئے ہدیہ مع ڈاک خرچ مبلغ 150 روپے کا بینک ڈرافٹ یا کراس چیک اس پوسٹ بکس پر روانہ کریں:

P.O BOX#: 3349 · P.C#75080

طلاق پر، تو بس یہ آپکا اپنا مسئلہ ہے مسلمانوں کا تو کہنا یہ ہے۔


ع : بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ان کو کسی سے کوئی نہ تو تشبیہہ ہے نہ مثال جو بے مثل و بے نظیر ہو اسکی مثال اور نظیر کون لا سکتا ہے یہ کام تو کسی ایسے ہی دل و جگر والے کا ہے ہر مسلمان کا نہیں کہ کہاں عظمت و شان اقدس سرکار ابد قرار نبی الانبیاء سید المرسلین خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تمثیلاً طلاق کا مسئلہ پیش کر رہے ہیں۔ اور مسئلہ طلاق میں بھی جب تک نیت کا ظہور نہ ہو حکم شریعت نافذ ہی نہیں ہوتا۔

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب اغلب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اپنی طرح ہی سمجھتے ہیں چنانچہ ان کی شان اقدس واعلیٰ کے مقابل یہ مثال لاتے ہیں :

''طلاق کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے اور طلاق صریح میں نہیں۔''

گویا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور توہین کو طلاق کنایہ سے تشبیہہ دے رہے ہیں، تو بھی اغلب یہ تصور نہ آتا، مفتی ضیاء المصطفیٰ از خود کچھ بھی بن جائیں یا ان کے پرستار جو چاہیں بنا دیں مگر اللہ علیم وخبیر خوب جانتا ہے کہ کیا ہیں؟ اور ان کا مرتبہ کیا؟ ہم پوچھتے ہیں کہ عید بقر کا دن ہے ابھی ضیاء المصطفیٰ صاحب نے قربانی نہیں فرمائی ان کے چیلوں نے قربانی کر لی تو



ترجمہ قرآن مجید

کنز الایمان

تفسیر

نور العرفان

مع الجلالین

ترجمہ

امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

پیر بھائی کمپنی

۴۰۔ اردو بازار ✿ لاہور

ا۔ کہ نہ خدا ہوں نہ خدا کا بیٹا۔ خالص بندہ ہوں۔ یہ حصر اضافی ہے الوہیت کے لحاظ سے۔ یہ مطلب نہیں کہ میں نہ رسول ہوں نہ شفاعت کرنے والا' نہ عالم کا مختار'
صرف بشر ہوں تمہاری طرح۔ خیال رہے کہ نبی کو بشر' مثلکم' کہنے والا یا خدا تعالیٰ ہے یا خود نبی' یا شیطان و کفار۔ اب انہیں بشر کہہ کر پکارنے والا خود سوچ لے کہ وہ
کون ہے۔ ۲۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ہم میں اور نبی میں وحی الٰہی کا فرق ہے کہ وہ صاحب وحی ہیں ہم نہیں۔ اس وحی کے فرق نے نبی کو امتی سے
ایسا ممتاز فرمادیا جیسے ناطق نے انسان کو دیگر حیوانات سے' جیسے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انسان و جانوروں میں فرق ہی کیا صرف ناطق کا فرق ہے ایسے ہی یہ نہیں کہا جاسکتا کہ
ہم میں اور رسول میں فرق ہی کیا ہے صرف وحی کا فرق ہے۔ دوسرے یہ کہ ہمارے عقیدہ توحید اور رسول کے عقیدہ توحید میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ انہوں نے وحی سے توحید جانی مانی۔ ہم نے ان کے بتانے سے۔ ان کا استاذ رب تعالیٰ ہے ہمارے استاد وہ حضرات ہیں۔ ۳۔ یعنی وہ عقیدے و اعمال کرو جو رب تک پہنچا دیں' اس کا نام صراط مستقیم ہے یہ وہی ہے جو نبی لے کر دنیا میں تشریف لائے ۴۔ کفار کفر سے معافی مانگیں گنہگار گناہ سے۔ نیک کار نیکی کرکے بھی معافی مانگیں کہ مولا تیرے دربار کے لائق نیکی نہ ہوسکی ۵۔ ایسے مقام پر شرک سے مراد کفر ہے لہٰذا آیت کا یہ مطلب نہیں کہ مشرکین کے لئے تو خرابی ہے دیگر کفار کے لئے نہیں ۶۔ اس طرح کہ
ع ۱ ۱۵ ایمان اختیار نہیں کرتے' ایمان جانی زکوٰۃ ہے کیونکہ یہ آیت مکیہ ہے اور زکوٰۃ مدینہ طیبہ میں فرض ہوئی۔ یا زکوٰۃ کو واجب نہیں سمجھتے یا آئندہ جو زکوٰۃ کا حکم آنے والا ہے اسے یہ فرض نہ سمجھیں گے ورنہ کافر پر زکوٰۃ دینی فرض نہیں ۷۔ جو کبھی ختم نہ ہو یعنی جنت کی دائمی نعمتیں یا جو مسلمان نیک اعمال کرتا ہو پھر بوڑھا یا اپاہج و مجبور ہو جاوے تو اس کو ایسا ہی ثواب ملتا رہتا ہے (خزائن) یا صدقہ جاریہ اور نیک اولاد کے باعث مومن کو قبر میں بھی ثواب ملتا رہتا ہے ۸۔ اس طرح کہ اس کے رسول کو نہیں مانتے کیونکہ مشرکین عرب خدا کے منکر نہ تھے ۹۔ یعنی دو دن کی مدت میں' کیونکہ اسوقت سورج نہ تھا۔ ایک دن زمین بنائی دوسرے دن پھیلائی۔ رب فرماتا ہے وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا۔ ۱۰۔ حالانکہ ایسا قدرت والا رب کسی کی مدد کا حاجت مند نہیں۔ تم اپنے بتوں کو رب کا مددگار مانتے ہوئے رب کو محتاج مانتے ہو۔ ۱۱۔ جب سارے جہان والے اسکے پالے ہیں تو اس کے ہمسر کیسے ہوسکتے ہیں ۱۲۔ پہاڑ پیدا فرمائے تاکہ زمین جنبش نہ کرے معلوم ہوا کہ زمین حرکت نہیں کرتی ٹھہری ہوئی ہے کیونکہ جہاز لنگر سے ٹھہر جاتا ہے ۱۳۔ زمین میں ظاہری برکت رکھی کہ قسم قسم کے حیوانات اور ان کی غذائیں

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ
آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں ۱ مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی
وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ
معبود ہے ۲ تو اس کے حضور سیدھے رہو ۳ اور اس سے معافی مانگو ۴ اور
لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿٦﴾ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم
خرابی ہے شرک والوں کو ۵ وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۶ اور وہ
بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿٧﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
آخرت کے منکر ہیں بے شک جو ایمان لائے اور اچھے
الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٨﴾ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ
کام کئے ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے ۷ تم فرماؤ کیا تم لوگ اس کا انکار رکھتے ہو ۸
بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ
جس نے دو دن میں زمین بنائی ۹ اور اس کے ہمسر ٹھہراتے
أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٩﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ
ہو ۱۰ وہ ہے سارے جہان کا رب ۱۱ اور اس میں اس کے اوپر سے
مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي
لنگر ڈالے ۱۲ اور اس میں برکت رکھی ۱۳ اور اس میں اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر
أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ﴿١٠﴾ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى
کیں یہ سب ملا کر چار دن ہیں ۱۴ ٹھیک جواب پوچھنے والوں کو ۱۵ پھر آسمان کی طرف قصد
السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا
فرمایا اور وہ دھواں تھا ۱۶ تو اس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں حاضر ہو ۱۷
طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿١١﴾ فَقَضَاهُنَّ
خوشی سے چاہے ناخوشی سے دونوں نے عرض کی ہم رغبت کے ساتھ حاضر ہوئے ۱۸ تو انہیں پورے

زمین میں پیدا فرمائیں۔ باطنی برکت رکھی کہ اس ہی زمین میں انبیاء اولیاء پیدا فرمائے۔ معلوم ہوا کہ زمین آسمان سے افضل ہے کہ نبیوں کی جائے سکونت ہے ۱۴۔ دو دن زمین کی پیدائش کے' دو دن روزی کی پیدائش کے کل چار دن ہوئے۔ اتوار۔ پیر۔ منگل۔ بدھ (روح) اس سے معلوم ہوا کہ رزق کی پیدائش مرزوق سے پہلے ہوچکی ہے پھر انسان رزق کی زیادہ فکر کیوں کرے۔ روح جسم سے چار ہزار سال پہلے پیدا ہوئی اور رزق روح سے چار ہزار برس پہلے پیدا ہوا (روح۔ ابن عباس) ۱۵۔ یعنی لوگ اگر پوچھیں تو یہ جواب دیدو تاکہ آپ کی نبوت کا ثبوت ہو ۱۶۔ معلوم ہوا کہ زمین کی پیدائش آسمان سے پہلے ہے جو پانی کے جھاگ کی شکل میں وہاں ہے جہاں آج کعبہ معظمہ ہے۔ آسمان پانی کا بخار ہے جو دھوئیں کی شکل میں تھا ۱۷۔ یعنی فرمانبرداری کرو۔ ظاہر یہ ہی ہے۔ زمین و آسمان کو ہی یہ حکم دیا گیا۔ ان



جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿١٠٢﴾ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ

مہمانی کو جہنم تیار کر رکھی ہے ؎ تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل

اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کرکن کے ہیں ان کے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں ؎ یہ لوگ جنہوں نے

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا

اپنے رب کی آیتیں اور اس کا ملنا نہ مانا ؎ تو ان کا کیا دھرا سب اکارت ہے ؎

نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ

تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن کوئی تول نہ قائم کریں گے ؎ یہ انکا بدلہ ہے جہنم

بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾ اِنَّ

اس پر کہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی ؎ بیشک

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے فردوس کے باغ

جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿١٠٧﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ

ان کی مہمانی ہے ؎ وہ ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے ان سے جگہ بدلنا نہ

عَنْهَا حِوَلًا ﴿١٠٨﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ


چاہیں گے ؎ تم فرما دو اگر سمندر میرے رب کی باتوں کیلئے سیاہی

رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ

ہو تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی ؎

جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اگرچہ ہم ویسا ہی اور اسکی مدد کو لے آئیں ؎ تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں ؎ تو میں تم جیسا ہوں



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
كُنْتُ نَبِيًّا وَّاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ
میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ آدم علیہ السلام ابھی معرض وجود میں نہیں آئے تھے (حدیث نبوی)
حضور سید عالم ﷺ کی نبوت دائمہ مستمرہ کے خلاف مصنف تحقیقات کے حق میں
چیلنج پر مشتمل تحریر کیے گئے مولوی احمد علی صاحب سندیلوی لاہوری کے رسالہ
"مجھے ضرور پڑھیے"
کا ترکی بہ ترکی جواب
سندیلوی صاحب
کا
چیلنج منظور ہے
از قلم
مفتی عبدالمجید خان سعیدی رضوی
صدر شعبۂ تدریس وافتاء ومناظرہ، جامعہ غوث اعظم رحیم یار خان
(ڈویژن بہاولپور۔ پنجاب۔ پاکستان)

رہی۔ والعیاذ باللہ العظیم۔
پس وہ کس منہ سے کہہ رہے ہیں کہ وہ عالم ارواح کی نبوّت کے سلب یا ختم
ہونے کے قائل نہیں ہیں۔ تعجب تو سندیلوی صاحب پر ہے کہ وہ اس
سب کو پڑھ سمجھ لینے کے باوجود ان کی تصدیق پر تصدیق کیئے جارہے
ہیں جن کے ساتھ شرقپوری صاحب اللہ سوزی بن گئے ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ۔ اس عبارت میں مصنف تحقیقات نے جو حدیث ''لا یقاس بنا
احد'' سے انحراف کرتے ہوئے سیّد عالم ﷺ کا نبوت والا معاملہ کافروں
مشرکوں اور منافقوں سے ملا کر جس سوء ادبی کا ارتکاب کیا ہے' وہ اس پر
مستزاد ہے۔ حالانکہ نبوت جب سلب سے پاک ہے اور سلب نبوت محال
ہے تو اسے غیر نبی اور وہ ۔ کافر مشرک اور منافق کے کفر و شرک اور نفاق
سے ملا دینا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ سلب نبوت کے قائل نہ ہوتے
تو یہ بات کبھی منہ سے نہ نکالتے اور گندی تشبیہ سے پرہیز کرتے۔
نیز نبی کی نبوت کے حق میں عالم ارواح واجساد کے فرق کے دعویٰ کے
باطل ہونے کے لیے اتنا ۔ کافی ہے کہ موصوف نے اس کی دلیل نہیں
صرف اپنا ذاتی قیاس پیش کیا ہے' اس پر کوئی آیت یا حدیث نہیں لا سکے
جب کہ یہ مسئلہ غیب کا ہے جو آیت یا حدیث کے بغیر حل ہو سکتا ہی نہیں۔
یعنی یہ قیاس کے دائرہ کار سے باہر ہے۔
نیز تحقیق یہ ہے کہ جو اس جہان میں کافر ہے وہ اس جہان میں کافر ہی تھا
اور بلٰی کا جواب محض دیکھا دیکھی دیا تھا جس کی مکمل تنبیہات میں
سکتی ہے۔ لہٰذا یہ قیاس ہی سرے سے بے محل ہے اور اس کے

ثانی میں مانتے ہوں۔

مصنفِ تحقیقات کے نزدیک حضور بالقوۃ بھی نبی نہ تھے (معاذ اللہ):

چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور سید عالم ﷺ سے راجح بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ابتداء سے ہی نبوت و رسالت کی اہلیت و استعداد موجود تھی اس لیے ان کو اس وقت اس نعمت سے سرفراز فرمادیا گیا اور نبی مکرم ﷺ کا لباس بشری نسبتاً کثیف تھا اس لیے اس کثافت کو بار بار کے شق صدر اور چلہ کشی وغیرہ کے ذریعے جب لطیف کر دیا گیا تب آپ کو یہ منصب سونپا گیا اس حقیقت کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ دوپہر کے سورج کے آگے سیاہی مائل اور دبیز تہہ والا بادل ہوالخ''۔ (ملخصاً بلفظہ) ملاحظہ ہو۔ (تحقیقات، صفحہ ۱۰۴) صفحہ نمبر ۷۳ پر شقِ صدر کے لیے ''ملکوتی آپریشنوں'' کے سخت لفظ استعمال کیے ہیں۔

اس عبارت میں مصنف تحقیقات نے حضور کے چالیس سال کی عمر شریف تک بالقوۃ بمعنی صلاحیت و استعداد نبی ہونے سے بھی صاف انکار کیا ہے اور آپ کی بشریت مقدسہ مطہرہ منورہ ازکیٰ واطیب کو کثیف قرار دے کر اسے موٹی تہہ والے سیاہ بادل سے تشبیہ بھی دی ہے جو سخت سوء ادبی ہے۔ لہٰذا سندیلوی صاحب کا یہ بحث چھیڑ کر عوام کو یہ تأثر دینا کہ موصوف آپ ﷺ کو صلاحیت و استعداد سے بڑھ کر بالقوہ بمعنی اتصاف' نبی مانتے ہیں حقیقت کو چھپانے کے مترادف ہے اور مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے۔ بلکہ ''تو مان نہ مان میں تیرا مہمان'' والی بات ہے۔ ہماری علاقائی زبان میں کہا جاتا ہے:

''اِٹ مِٹ میکوں وِچ چا گِنڑ''

صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

یعنی

اردو ترجمہ

مکتوبات امام ربّانی

حضرت مجدّد الف ثانی الشّیخ احمد سرہندی قدس سرّہٗ

دفتر دوم ــــــــ حصہ دوم

تصحیح وحواشی وترجمہ

مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی

خطیب و امام مسجد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی ۔ بندر روڈ کراچی

زیادہ ہوگا۔ پس عام مومنوں کا ایمان انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے ایمان کی مثل نہیں ہوتا۔ کیونکہ ان کا ایمان طاعت کے ہونے کی وجہ سے اس کمال کی چوٹی تک پہنچا ہوا ہے۔ کہ عام مومنوں کا ایمان اس کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا اگرچہ دونوں نفس ایمان میں شرکت رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے ایمان نے طاعت بجالانے کی وجہ سے ایک دوسری حقیقت پیدا کرلی ہے گویا کہ دوسرے لوگوں کا ایمان ان کے ایمان کا فرد نہیں ہے۔ اور ان میں مماثلت و مشارکت مفقود ہے۔

عام انسان اگرچہ نفس انسانیت میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شریک ہیں۔ لیکن دوسرے کمالات نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بہت بلند درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ اور ان کی حقیقت ہی اور ہو چکی ہے۔ کہ وہ حقیقت مشترکہ سے بلند اور برتر ہیں۔[۵] بلکہ وہی انسان ہیں۔ اور عوام النسناس ہیں مانس کا حکم رکھتے ہیں۔ امام اعظم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ (میں یقینی طور پر مومن ہوں) اور امام شافعیؒ کہتے ہیں۔ "میں انشاء اللہ مومن ہوں"۔ ہر ایک کی ایک توجیہ ہے حالیہ ایمان کے لحاظ سے تو کہا جاسکتا ہے۔ "میں پکا مومن ہوں" اور خاتمہ اور انجام کے لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ میں انشاء اللہ مومن ہوں"۔ لیکن یہ قول جس توجیہ سے بھی کہا جائے۔ بہر صورت انشاء اللہ کہنے سے پرہیز کرنا بہتر ہے گناہوں کے ارتکاب سے اگرچہ وہ کبیرے گناہ ہوں۔۔ کوئی مومن ایمان سے خارج نہیں ہو جاتا۔ اور کفر کے

---

۵ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بشر مثلکم کی رٹ لگانے والے حضرات غلط فہمی پیدا کرنے کے لئے حضرت امام ربانی قدس سرہ کے دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۶۶ کی مندرجہ ذیل عبارت تو پڑھتے اور پیش کرتے ہیں۔

"یعنی کہ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات با عامہ در نفس انسانیت برابر اند و در حقیقت و ذات متحد"۔


لیکن افسوس کہ دفتر دوم کے اس مکتوب کی اس عبارت پر غور نہیں کرتے۔ عوام انسان ہر چند با انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات در نفس انسانیت شریک اند۔ اما کمالات دیگر مر انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات بدرجات علیہ رسانیدہ است۔ و حقیقت دیگر ثابت کردہ گویا از حقیقت مشترکہ عالی و برتر اند۔ بلکہ انسان ایشانند۔

یعنی اگرچہ عوام انسان انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے ساتھ نفس انسانیت میں شریک ہیں۔ لیکن دوسرے کمالات نے انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کو درجات علیا تک پہنچا دیا ہے۔ اور ان کے لئے دوسری حقیقت ثابت کر دی ہے۔ گویا یہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام حقیقت مشترکہ انسانی سے بلند و برتر ہیں۔ بلکہ انسان ہی صرف یہی ہیں۔

اس عبارت میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ کہ خصوصی کمالات کی بنا پر انبیاء علیہم الصلوٰت والسلام کی حقیقت عوام کی حقیقت سے الگ ہے۔

یہ تو عام انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کے متعلق فرمایا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے تو امام ربانی قدس سرہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی حقیقت نور ہے۔ آپ اللہ تعالٰے کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور آپ اس امکان سے پیدا نہیں

باقی بر صفحہ آئندہ


رسول اللہ
محمد
مواعظ نعیمیہ
جسمیں حضرت مولانا الحاج مفتی احمد یار خاں صاحب بدایونی رحمۃ اللہ علیہ
کے وہ معرکۃ الآرا چند وعظ جمع کر دیئے گئے ہیں جو آپ
نے مختلف مجالس میں برجستہ ارشاد فرمائے تھے۔
نعیمی کتب خانہ 5۔ الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور

سے اس کی حکمت دریافت کی۔ اس نے کہا تو مینا کا غیر جنس تھا۔ تجھ سے وہ گھبراتی تھی۔ اب جو اس کا پنجرا آئینہ کے سامنے آیا۔ وہ سمجھی کہ اس آئینہ میں میرا ہم جنس ہے اور مجھ سے بول رہا ہے اس ہم جنسی مناسبت کی وجہ سے جلد بولنا سیکھ گئی۔

مولانا فرماتے ہیں کہ رب اور بندے میں افاضہ استفاضہ کا سلسلہ قائم نہیں ہو سکتا تھا، آئینہ جمالِ مصطفائی خالق و مخلوق کے درمیان رکھا گیا۔ اور اس آئینہ کے پیچھے سے قدرت نے کلام کیا۔ زبان مصطفےٰ کی کلام خالق مصطفےٰ کا، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ اور محبوب کو حکم دیا ان اجنبیوں سے فرما دو اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ۔ تم مجھ سے بھاگو مت، دیکھو میں تم جیسا بشر ہی تو ہوں۔ تاکہ تم سے مانوس ہو کر فیضِ الٰہی قبول کریں۔ فرماتے ہیں ؎

گفت من آئینہ مصقول دوست + ترکی و ہندی بہ بیند آنچہ اوست

اعلیٰ حضرت نے خوب فرمایا ؎

خود رہے پردہ میں اور آئینہ حسن خاص کا

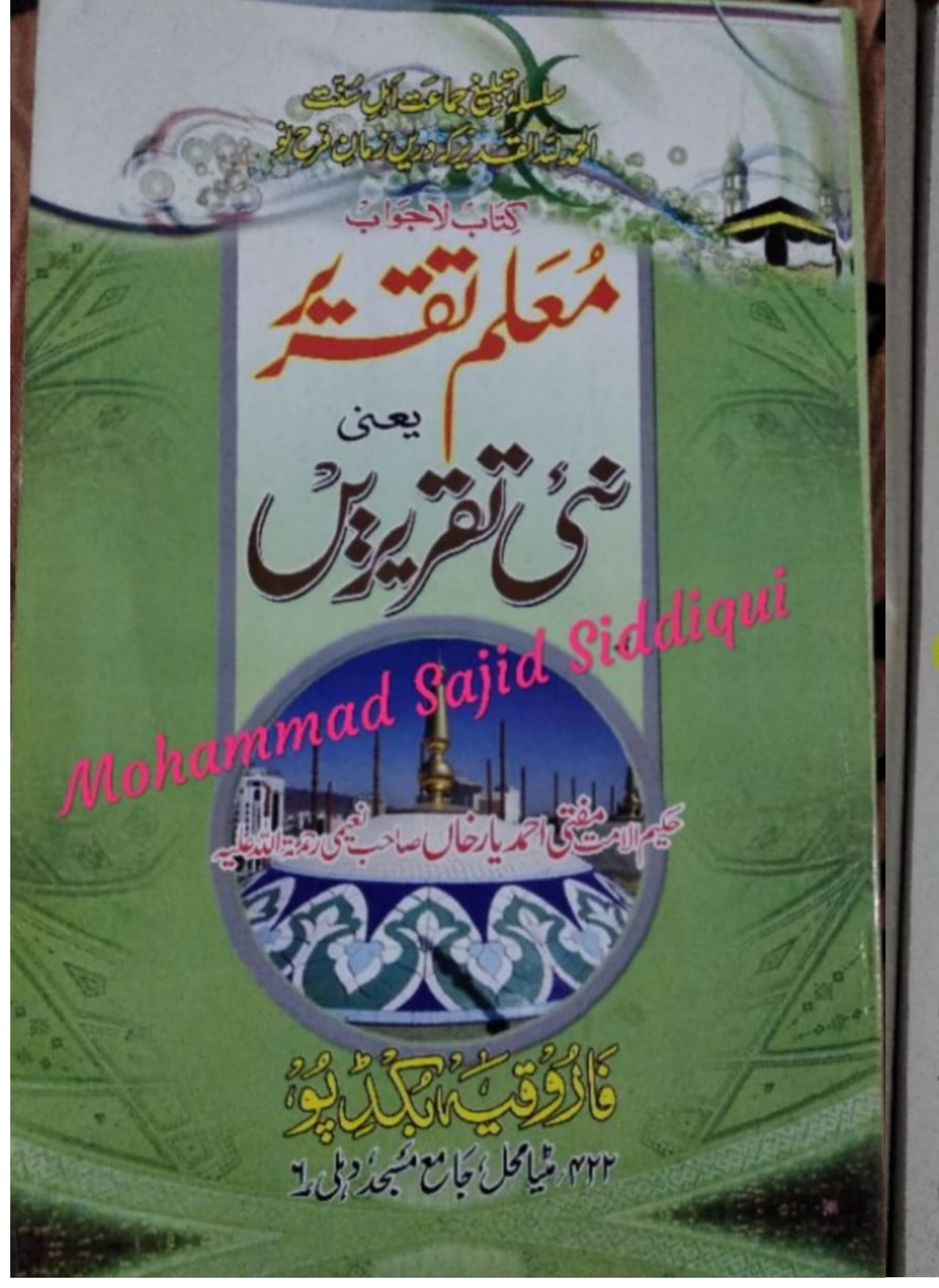
بھیج کر انجانوں سے کی راہ داری واہ واہ

اب حضور نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لوگوں نے کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ؎

لباس آدمی پہنا جہاں نے آدمی جانا

مزمل بن کے آئے تھے تجلی بن کے نکلیں گے

جب مانوس ہو گئے۔ تب فرمایا اَيُّكُمْ مِثْلِيْ، اس حکمت سے اعلان بشریت فرمایا۔ ورنہ اتنی ظاہر بات پر اس قدر زور دینے کی کیا وجہ تھی رب تعالےٰ چشم بینا عطا فرما دے۔ آمین۔



اس آیت میں انسان اور بیان میں تین احتمال ہیں:

ایک یہ کہ انسان سے مراد عام انسان ہو۔ اور بیان سے مراد تمام اسماء کا علم، دوسرے یہ کہ انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہوں۔ اور بیان سے مراد تمام اسماء کا علم۔ تیسرے یہ کہ انسان سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہوں۔ اور بیان سے مراد مَاكَانَ وَمَا يَكُوْنُ۔ کا علم ہو۔ یہ ہی تین تفسیریں روح البیان اور تفسیر صاوی وغیرہ تفاسیر میں مذکور ہیں۔

پہلی تفسیر کی بنا پر اس آیت کا منشاء یہ ہوگا کہ چار عناصر میں خاک عاجز اور کمزور مخلوق ہے کہ اس پر گندگی وغیرہ رہتی ہے سب سے نیچی ہے اس میں سکون ہے، اضطراب نہیں، اس پر گناہ وغیرہ ہوتے ہیں، تو چاہئے تو یہ تھا کہ اس ادنیٰ چیز سے ادنیٰ مخلوق پیدا ہوگی۔ مگر ہماری قدرت تو دیکھو ایسی ادنیٰ مخلوق سے اشرف المخلوقات، حضرت انسان کو پیدا کیا۔ اس پر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ بسایا۔ اسی سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو پیدا کیا۔ اسی میں ان کی قیام گاہ بنایا۔ جس سے اس کا درجہ عرش سے بڑھ گیا۔

لطیفہ: صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عجز و نیازی بڑی اعلیٰ نعمت ہے مولانا فرماتے ہیں ۔

عجز کارِ انبیاء و اولیاء است
عاجزی محبوب درگاہ خدا است

دیکھو آگ و پانی میں تکبر ہے۔ اور خاک میں عجز مگر باغ، کھیت، اور سونے چاندی کی کانیں خاک میں ہیں۔ آگ میں نہیں، بلکہ اگر آگ اُگے ہوئے کھیت میں پہنچ جائے تو برباد کردے۔

ایسے ہی اگر تکبر کی آگ عبادت کی کھیتی میں پہنچے تو راکھ بنادے۔ جیسا کہ شیطان کا حال ہوا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں ۔

اس آیت میں انسان اور بیان میں تین احتمال ہیں:

ایک یہ کہ انسان سے مراد عام انسان ہو۔ اور بیان سے مراد تمام اسماء کا علم، دوسرے یہ کہ انسان سے مراد آدم علیہ السلام ہوں۔ اور بیان سے مراد تمام اسماء کا علم۔ تیسرے یہ کہ انسان سے مراد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ اور بیان سے مراد مَاکَانَ وَمَا یَکُوْنُ. کا علم ہو۔ یہ ہی تین تفسیریں روح البیان اور تفسیر صاوی وغیرہ تفاسیر میں مذکور ہیں۔

پہلی تفسیر کی بنا پر اس آیت کا منشاء یہ ہوگا کہ چار عناصر میں خاک عاجز اور کمزور مخلوق ہے کہ اس پر گندگی وغیرہ رہتی ہے سب سے نیچی ہے اس میں سکون ہے، اضطراب نہیں، اس پر گناہ وغیرہ ہوتے ہیں، تو چاہئے تو یہ تھا کہ اس ادنیٰ چیز سے ادنیٰ مخلوق پیدا ہوگی۔ مگر ہماری قدرت تو دیکھو ایسی ادنیٰ مخلوق سے اشرف المخلوقات، حضرت انسان کو پیدا کیا۔ اس پر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ بسایا۔ اسی سے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا۔ اسی میں ان کی قیام گاہ بنایا۔ جس سے اس کا درجہ عرش سے بڑھ گیا۔

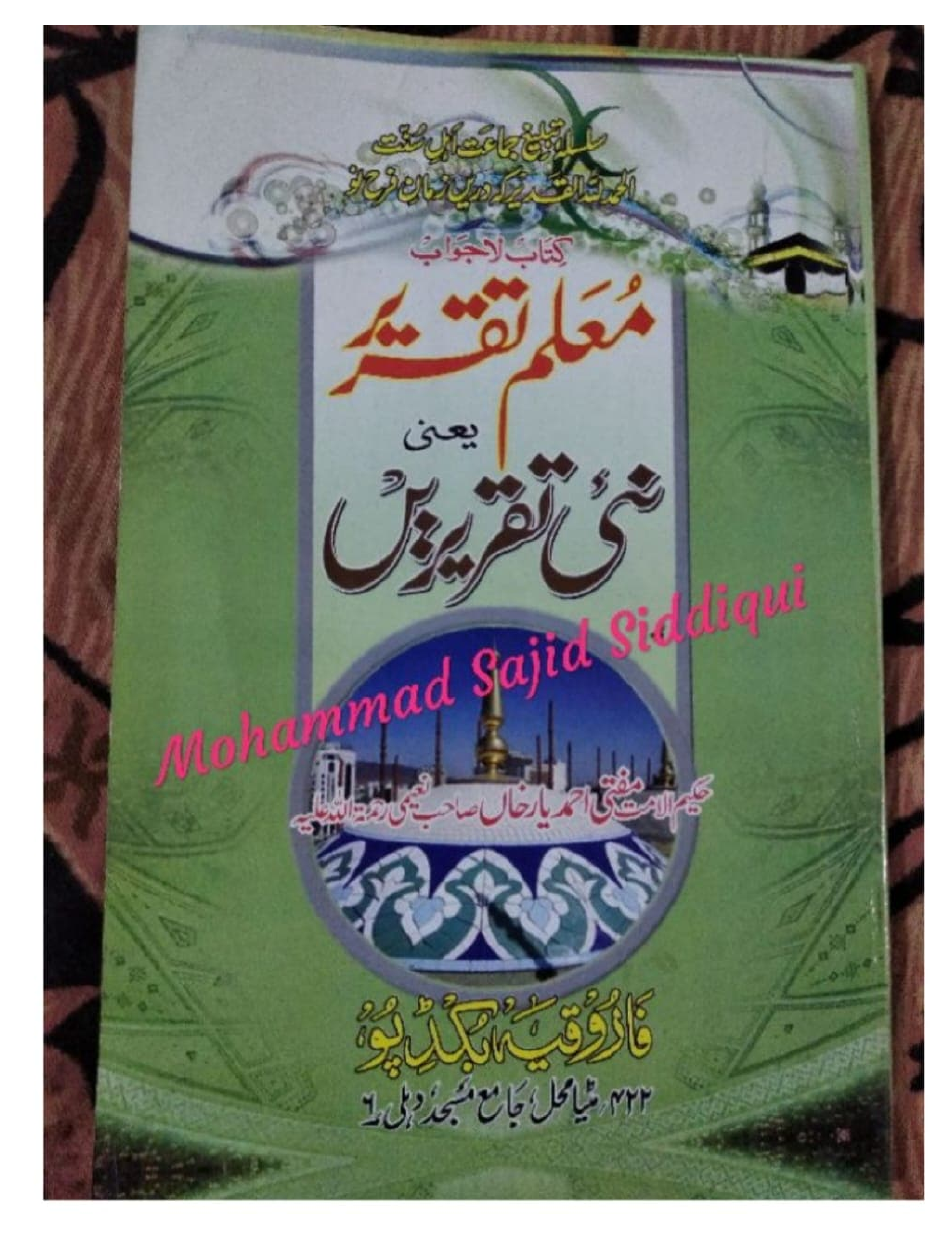
لطیفہ: صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عجز و نیازی بڑی اعلیٰ نعمت ہے مولانا فرماتے ہیں ؎

عجز کارِ انبیاء و اولیاء است

عاجزی محبوب درگاہ خدا است

دیکھو آگ و پانی میں تکبر ہے۔ اور خاک میں عجز، مگر باغ، کھیت، اور سونے چاندی کی کانیں خاک میں ہیں۔ آگ میں نہیں، بلکہ اگر آگ اُگے ہوئے کھیت میں پہنچ جائے تو برباد کر دے۔

ایسے ہی اگر تکبر کی آگ عبادت کی کھیتی میں پہنچے تو راکھ بنا دے۔ جیسا کہ شیطان کا حال ہوا۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎


سلسلۂ تبلیغ جماعت اہلِ سنت
الحمد للہ القدیر کہ دریں زمان فرح نو
کتاب لاجواب
معلم تقریر
یعنی
نئی تقریریں
Mohammad Sajid Siddiqui
حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
فاروقیہ بکڈپو
۴۲۲ مٹیا محل، جامع مسجد دہلی ٦

اسرارُ المشتاق

منظوم کلام

حضرت پیر سید غلام معین الدین گیلانی لالہ جی

باجازت

حضرت پیر سید شاہ عبدالحق گیلانی مدظلہ العالی

سجادہ نشین درگاہ عالیہ گولڑہ شریف



بشر شانِ رب العلیٰ بَن کے آیا
وہ کیا تھا وہ کیا ہے وہ کیا بَن کے آیا

بشر کہنے والوں کو دھوکہ ہوا ہے
مجسّم وہ نُورِ خُدا بَن کے آیا

کیا رنگ ہستی کو بے رنگ جس نے
وہی اِک حقیقت نما بَن کے آیا

ہر اک رنگ میں اپنی رنگت دکھا کر
زمانے میں بہرِ وپیا بَن کے آیا

بڑے غور سے دیکھنے والوں نے دیکھا
ہر اک رنگ میں حق نما بَن کے آیا

وہ میری تری دستگیری کی خاطر
میرا غوث غوث الوریٰ بَن کے آیا

اسی دَر سے مِلتی ہے خیرات سب کو
جو ہم سب کا حاجت روا بَن کے آیا

یہ مُشتاق سارا انہیں کا کرم ہے
جو رحمت کی کالی گھٹا بن کے آیا

میرا دل اور میری جان مدینے والے
تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے

تیرے دربار کی وہ شان مدینے والے
ہیں ملائک تیرے دربان مدینے والے

مدح خواں ہے تیرا رحمان مدینے والے
تجھ پہ نازل ہوا قرآن مدینے والے

تیرے در کے جو ہیں دربان مدینے والے
وہ حقیقت میں ہیں سلطان مدینے والے

تیرے دربار سے ملتی ہے ہر اک دکھ کی دَوا
تُو ہے ہر دَرد کا درمان مدینے والے

ہے وہ محفوظ دو عالم میں ہر اِک آفت سے
تُو ہوا جس کا نگہبان مدینے والے

تیرے چہرے کی چمک دیکھ کے معراج کی شب
انبیاء ہو گئے حیران مدینے والے

صبح تک شام سے اور صبح سے لے کر تا شام
صدقے جاؤں تیرے ہر آن مدینے والے

عُمر ساری میری گزری ہے گنہگاری میں
مری بخشش کا ہو سامان مدینے والے

قابلِ عفو بھی ہے قابلِ بخشش بھی ہے
تیرا مُشتاق پریشان مدینے والے

آرزو ہے یہی مُشتاق کی بس حشر کے دن
ہاتھ میں ہو ترا دامان مدینے والے



دوسروں کے لیے علت ہو جانے کی اطلاق عالم الغیب کے ہے اگرچہ یہ دونوں بعض متغایر
ہوں یوہیں ولید لعید کہتا ہو بلکہ بفرض محال اگر معبودیت خدا سے بھی تشبیہ ہوتی تب بھی
من کل الوجوہ نہ ہوتی بلکہ صرف اتنے امر میں کہ جس طرح مطلق معبودیت بعض کو حصول الٰہ
کے لیے علت ہو گیا اطلاق معبود فیاض کے لیے اسی طرح مطلق معبودیت بعض کا حصول
دوسروں کے لیے علت ہو جانے کا اطلاق معبود فیاض کے ہے اگرچہ یہ دونوں بعض متغایر
ہوں ان دونوں کی اس جعل سازی میں کیا فرق ہو

سوال بست و ہفتم جناب تھانوی صاحب ان دونوں بے ایمانوں کی مکاری دیکھیے گنگر
کمہار کی معبودیت اور اللہ عزوجل کا معبود ہونا مشبہ و مشبہ بہ تھے اور مطلق معبودیت بعض
وجہ شبہ اور صحت اطلاق معبود فیاض کے لیے علت ہونا اس پر متفرع کہ خبیث نے یہ تشبیہ دے کے
اس پر تفریع کی تھی کہ تو چاہیے کہ کمہار کو معبود فیاض کہا جائے یوہیں ہر پاگل جانور کے علم اور محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اقدس مشبہ و مشبہ بہ تھے اور مطلق علم بعض مغیبات
وجہ شبہ اور صحت اطلاق عالم الغیب کے لیے علت ہونا اس پر متفرع کر کے مردک نے یہ تشبیہ دے کر
اس پر تفریع کی تھی کہ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے اب دونوں خبیث و مردک
اس تفریع ہی کو وجہ شبہ کیے دیتے ہیں کیا آپ کے نزدیک ان جہولوں کی مت [illegible]

سوال بست و ہشتم رسالہ والا جناب جل یکھیتا ہو کہ ایسی تشبیہ من بعض الوجوہ تو نص قطعی
قرآنی میں موجود ہو قل انما انا بشر مثلکم ان تکونوا تالمون فانھم یالمون کما تالمون
اول میں مقبول کی ایک حالت کو غیر مقبول کی ایک حالت سے اور دوسری میں غیر مقبول کی
ایک حالت کو مقبول کی حالت سے تشبیہ دی ہو بعینہ اسی طرح ولید لعید کہتا ہو ان دونوں
کے اس جعل میں کیا فرق ہو

سوال بست و نہم جناب تھانوی صاحب آپ نے ان خبیثوں کی بے ایمانی دیکھی کہاں تو
مسلمانوں کی تسکین کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ اگر لڑائی میں تمھیں تکلیف پہنچتی ہو تو ایسی ہی [illegible]

دونوں کو بھی پہنچتی ہو اور کہاں اُن لعید و لعید کا ایک کمال خدا و رسول کی نفی کے لیے پگلے کی جیسی
معبودیت اللہ کو ہو ایسی تو ہر گنگر کمہار کو ہو جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہو
ایسا تو ہر پاگل جانور کو ہو کیوں جناب تھانوی صاحب ان بے ایمانوں کو کبھی مسلمانی کی
ہوا بھی لگی ہو اور جب ان دل کے اندھوں کو بیان فرق نہ سوجھا تو یہ کیا سوجھے کہ مولیٰ عزوجل
اپنے بندوں کی نسبت جو فرمائے یا محبوبان الٰہ راہ تواضع جو اپنی نسبت فرمائیں انھیں وسیلہ
حجت بنا کر اپنی طرف سے بکے تو ایمان سے جائے زبان گدی کے پیچھے کھینچی جائے جہنم
کی آگ میں ذق انک انت الاعز الرشید کہ کھلا جانے اللہ عزوجل نے فرمایا اور کبھی
آدم ربہ فغوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما انا ابن امرأة من قریش
تاکل القدید دوسرا آدمی کہہ دیکھے جناب تھانوی صاحب آپ نے سنا ہو کہ کافروں نے
رسولوں سے کہا ما انتم الا بشر مثلنا کیا مسلمان بھی ایسا ہی کہتے تھے ؎

ہمسری با اولیا برداشتند ٭ انبیاء را ہمچو خود پنداشتند

کیوں جناب تھانوی صاحب ان دونوں لعید و لعید پر کیسے لعنت کی جائے

سوال سی ام رسالہ والا سا تو اول جل یکھیتا ہو کہ البتہ اگر کوئی صرف اس تشبیہ پر
اکتفا کرکے وجوہ تفاوت و تفاضل کو بیان نہ کرے تو بیشک قبیح ہو لیکن جب اس کا بھی
ساتھ ساتھ بیان ہو جیسا قرآن مجید میں مثلکم کے بعد یوحی الی ہو اور تالمون کے بعد و
ترجون من اللہ ما لا یرجون ہو اور جیسا کہ تقریر مذکور میں کہ کلام متلاصق و متناسق ہو
آپ کا جامع علوم لازمہ نبوت ہونا مصرح ہی یا طرز بیان تفاوت پر دال ہو پھر کیا قباحت
ہو اور جب کہ تشبیہ ہی نہ ہو تب تو شبہہ کا کوئی موقع ہی نہیں یوہیں ولید لعید کہتا ہو کہ البتہ
اگر کوئی صرف اس تشبیہ پر اکتفا کرکے وجوہ تفاوت و تفاضل کو بیان نہ کرے تو بے شک
قبیح ہو لیکن جب اس کا بھی ساتھ ساتھ بیان ہو جیسا قرآن مجید میں مثلکم کے بعد یوحی الی
ہو اور تالمون کے بعد و ترجون من اللہ ما لا یرجون ہو اور جیسا کہ تقریر مذکور میں کہ

① وقعات السنان

و

② اِدخال السِّنان

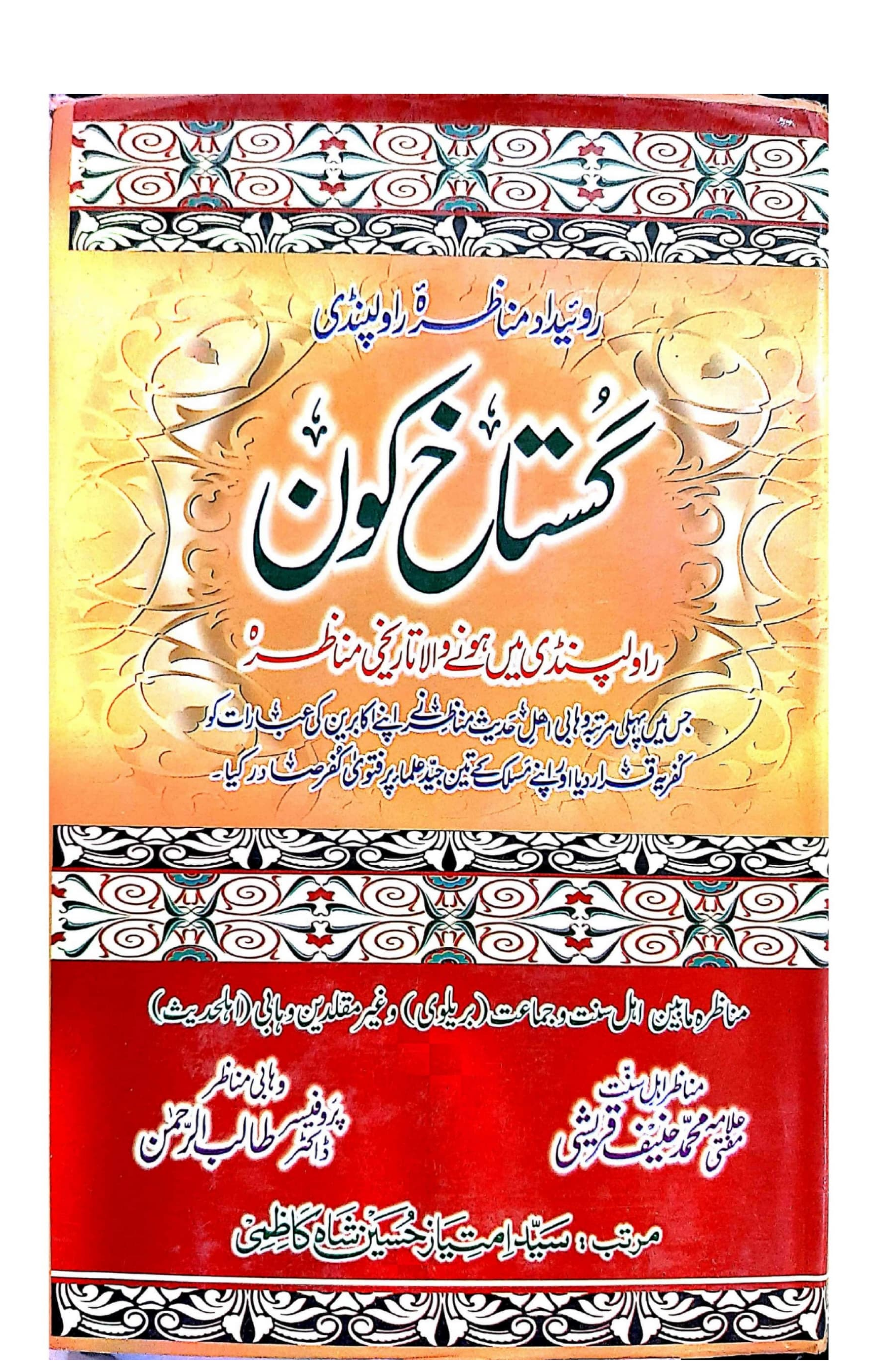
الشاہ مولانا مولوی محمد مصطفی رضا خان بریلوی

درحین حیات والد مجد اہل سنت احمد رضا خان

③ قہر واجد دیّان

عُبید الرضا مولوی حشمت علی خان

کافروں کی طرح بشر ہونے کا عقیدہ



ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی ولایت اور ان کی عظمت کا انکار کرے وہ اہل حدیث ہی نہیں ہے۔ اور اس کے علاوہ پوری امت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو اللہ عزوجل کا ولی سمجھتی ہے۔

اور پھر آپ نے کہا تھا کہ عقیدہ وحدۃ الوجود کفریہ شرکیہ عقیدہ ہے۔ اب لے آؤ ذرا "فتاویٰ ثنائیہ" جلد نمبر 1 صفحہ 147 مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں:

"وحدۃ الوجود وجود کے اصل معنی ہیں ما بہ الموجودیت جو بالکل ٹھیک ہے"۔

او کافرو اہل حدیثو!

بھائی ناراض نہ ہوں آپ نے خود کہا تھا کہ وحدۃ الوجود کا عقیدہ ماننے والا مشرک ہے کافر ہے لیکن کیا کروں "گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"۔

اور پھر آپ نے "جاء الحق" کے اندر شکاری والی عبارت پوری نہیں پڑھی پتہ تھا کہ پھنس جاؤں گا اس کی وجہ یہ ہے کہ "تحفہ اثناء عشریہ" میں شاہ عبد العزیز فرماتے ہیں کہ تشبیہ اور استعارہ سے مشبہ و مشبہ بہ کی برابری سمجھنا پرلے درجے کی حماقت وجہالت ہے۔ جو آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے یہاں پر "جاء الحق" میں مفتی صاحب آپ لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جب تقویۃ الایمان میں نبی ﷺ کو بڑا بھائی قرار دیا جا رہا ہے اور تم "انما المؤمنون اخوۃ" سارے مومن بھائی بھائی ہیں کی رٹ لگا رہے تھے تو مفتی صاحب نے فرمایا اے بے وقوفو! نبی ﷺ ہم جیسا نہیں نبی ﷺ کو اپنے جیسا کہنا توہین ہے اگر رسول اللہ ﷺ نے "میں تم جیسا بشر ہوں" کہا تو وہ ان کافروں اور مشرکوں کو جہنم سے بچانا چاہتے تھے جس طرح شکاری کا کام ہوتا ہے شکار کو قابو کرنا اسی طرح مصطفیٰ کریم ﷺ نے کافروں کو قابو کر کے جہنم سے بچا